FLOW CHART — ترتیبی نقشہ ربط

MACRO-STRUCTURE — نظمِ جلی

44- سُوْرَةُ الدُّخَان

آیات : 59 ...... مَکِّیَّۃ" ...... پیراگراف : 8

مرکزی مضمون :

فرعونیت ، دنیا پرستی ، ﴿غُلُوٌّ فِی الْاَرْضِ﴾ انکارِ دعوتِ قرآن اور انکارِ توحید و آخرت کی سزا ، ہلاکتِ دنیا اور دوزخ ہے۔

- پہلا پیراگراف — آیات: 1 تا 8 — تعارفِ قرآن اور دعوتِ توحید بالقرآن
- دوسرا پیراگراف — آیات: 9 تا 16 — مشرکین کے رویے ، اعتراضات ، شک اور انکارِ آخرت
- تیسرا پیراگراف — آیات: 17 تا 33 — فرعون اور بنی اسرائیل کی کشمکش اور فرعون سے نجات کی سچی داستان
- چوتھا پیراگراف — آیات: 34 تا 37 — مشرکینِ مکہ کا انکارِ آخرت اور قومِ تُبّع کی ہلاکت سے تخویف
- پانچواں پیراگراف — آیات: 38 تا 42 — تخلیقِ کائنات کا مقصد
- چھٹا پیراگراف — آیات: 43 تا 50 — دوزخ میں مشرکین کی ذلت کی تفصیلات
- ساتواں پیراگراف — آیات: 51 تا 57 — متقین کے انعامات جنت
- آٹھواں پیراگراف — آیات: 58 تا 59 — دعوتِ قرآن کا اعادہ ، رسول اللہؐ کو تسلی اور قریش کے مشرک سرداروں کو دھمکی

زمانۂ نزول

سورت ﴿الدُّخان﴾ رسول اللہ ﷺ کے قیامِ مکہ کے تیسرے دور (6 تا 10 نبوی) کے اوائل میں، غالباً 7 نبوی کے زمانۂ قحط میں سورت ﴿الجاثِیَۃ﴾ کے ساتھ نازل ہوئی۔ یہ ﴿حَوامِیم﴾ کے سلسلے کی پانچویں سورت ہے۔

مشرکین مکہ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کیا جا رہا تھا کہ آپ ﴿مَجنون﴾ اور آسیب زدہ ہیں اور ﴿مُعَلَّم﴾ ہیں، یعنی انہیں سکھایا پڑھایا گیا ہے۔ یہ آخرت کے بارے میں شک اور ریب میں مبتلا تھے۔ انہیں دھمکی دی گئی کہ روزِ قیامت ان سے انتقام لیا جائے گا۔ قریش مکہ کے رویے فرعون جیسے تھے، جو ﴿عُلُوفِی الْاَرْضِ﴾ کے جرم کا مرتکب تھا۔ انتظار کرو! ﴿فَارْتَقِب﴾ کے الفاظ سے رسول اللہ ﷺ کو تسلی اور قریش کو دھمکی دی گئی کو چند سالوں بعد کایا پلٹ جائے گی۔

سورۃُ الدُّخان کا کتابی ربط

1- پچھلی سورت ﴿الزُّخرُف﴾ میں توحیدِ تشریع اور توحیدِ حاکمیت کی جو بات مثبت انداز میں بیان کی گئی تھی، یہاں سورت ﴿الدُّخان﴾ میں وہی بات، منفی فرعونی رویوں کی وضاحت کرتے ہوئے رکھی گئی ہے۔

﴿عُلُوّفِی الارض﴾ کے فرعونی رویوں ہی کے نتیجے میں ﴿شِرك فِی التَّشرِیع﴾ کا عقیدہ اور رویہ جنم لیتا ہے۔

اہم کلیدی الفاظ و مضامین

1- سورۃ ﴿الدُّخان﴾ میں قرآن کو کتابِ مبین کہا گیا (آیت:2)۔ قرآن کو رحمت بتایا گیا ہے۔ (آیت:6) ﴿یسَّرنٰہُ﴾ کے الفاظ سے یہ وضاحت کی گئی ہے کہ عربی زبان میں قرآن کو نازل کر کے اسے عرب کے ابتدائی سامعین کے لیے آسان کر دیا گیا ہے۔ (آیت:58)

2- رسول اللہ ﷺ پر قریش کے اعتراضات ﴿مُعَلَّم مَجنون سکھائے پڑھائے گئے خبطی ہیں﴾ کا جواب، عربی زبان کے آسان اور مبین قرآن سے دیا گیا ہے۔ (آیت:14)

3- ابتداء ہی میں قرآن کی دعوتِ توحیدِ الوہیت دی گئی ہے، جس کے لیے قدرت اور ربوبیت سے استدلال کیا گیا ہے۔ (آیت:8)

4- قریش کے شک اور ریب (آیت9) اور امتراء ﴿تَمتَرُوْنَ﴾ (آیت50) اور ان کے انکارِ آخرت

(آیت 35) جیسے رویوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

5- فرعون ﴿ عُلُوّ فِی الْاَرضِ ﴾ کے جرم کا مرتکب تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے اسے ﴿عُلُو ﴾ سے بچنے کی ہدایت کی، لیکن وہ ﴿عالی ﴾ بن کر رہا (آیات 19 اور 31)۔

6- بنی اسرائیل کی فرعونیوں کے ہاتھوں ذلت سے نجات کے احسان اور اقوامِ عالم پر ان کی فضیلت کا ذکر کیا گیا۔ (آیت: 30، 32)

7- اللہ تعالیٰ کی صفت بیان کی گئی کہ وہ ظالموں سے انتقام لے کر رہتا ہے (آیت: 16) اور مجرمین کو ہلاک کر کے رہتا ہے۔ (آیت: 37)

8- اس سورۃ میں دو مرتبہ قریش کو ﴿ فَارتَقِب انتظار کرو ﴾ کے الفاظ سے دھمکی دی گئی ہے۔ (آیات 10 اور 59)

9- قیامت کے دن، آسمان دوبارہ ﴿ الدخان ﴾ یعنی دھواں بن جائے گا۔

﴿ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴾ (آیت: 10)

سورۃ ﴿ حٰمٓ السَّجدة ﴾ میں یہ انکشاف کیا گیا تھا کہ آسمان کی ابتداء بھی ﴿ الدخان ﴾ یعنی دھویں سے ہی ہوئی تھی۔ ﴿ ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ﴾ (آیت: 11)

سورۃ الدُّخان کا نظمِ جلی

سورۃ الدخان آٹھ (8) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 8 : پہلے پیراگراف میں قرآن اور اللہ کا تعارف ہے اور قرآن کے ذریعے توحید کی دعوت ہے۔

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴾ (آیت: 3) قرآن کی تنزیل ایک مبارک رات سے ہوئی ہے جس میں حکیمانہ فیصلے ہوتے ہیں۔ اللہ ہی رب اور خالق ہے۔ وہ معبود ہے، وہی اگلوں اور پچھلوں کو زندگی اور موت دینے پر قادر ہے۔

2- آیات 9 تا 16: دوسرے پیراگراف میں مشرکین کے رویوں کا ذکر ہے۔ ان کے اعتراضات، ان کے شکوک وشبہات اور ان کے انکارِ آخرت کا بیان ہے۔

یہ لوگ شک میں مبتلا ہو کر کھیل رہے ہیں۔ ﴿ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴾ (آیت: 9) ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک ایسا مجنون اور پاگل قرار دیا، جسے سکھایا اور پڑھایا گیا ہے۔ ان سے بدلا لیا جائے گا اور اللہ کی گرفت بڑی سخت ہوگی۔ ﴿ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴾ (آیت: 16)

3- آیات 17 تا 33 : تیسرے پیراگراف میں فرعون اور بنی اسرائیل کی کشمکش اور فرعون سے ان کی نجات کی سچی داستان بیان کی گئی ہے۔

فرعون ﴿عُلُوٌّ فی الارض﴾ کے جرم کا مرتکب تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے اسے دعوت دی کہ تم اللہ کے مقابل بڑے بننے کی کوشش مت کرو ﴿وَاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ﴾ (آیت:19) لیکن وہ نہ مانا اسے ہلاک کیا گیا۔ تاریخ میں عبرت کا سامان موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ جب مجرموں کو ہلاک کرتا ہے تو ان پر نہ آسمان روتا ہے اور نہ زمین۔ ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ﴾ (آیت:29) انہیں مہلت بھی نہیں دی جاتی۔ فرعون کے بارے میں دوبارہ یہ بات بتائی گئی کہ وہ اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے والا مسرف تھا، سرکش تھا اور حدود سے تجاوز کیا کرتا تھا۔ ﴿اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ (آیت:31)

4- آیات 34 تا 37: چوتھے پیراگراف میں مشرکین مکہ کے انکارِ آخرت کے رویے کا ذکر کر کے، انہیں قومِ تُبَّع کی ہلاکت سے تخویف کی گئی ہے۔

مشرکین سے پوچھا گیا کہ یہ بہتر ہے یا قومِ تبع کے لوگ؟ اللہ نے انہیں ہلاک کیا۔ یہ نافرمان اور مجرم تھے۔ ﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ﴾ (آیت:37)

5- آیات 38 تا 42 : پانچویں پیراگراف میں تخلیقِ کائنات کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ بلا مقصد نہیں ہے ﴿لٰعِبِيْنَ﴾ (آیت:38) اللہ تعالیٰ نے ایک خاص مقصد کے ساتھ کائنات کو پیدا کیا ہے۔ قیامت ہوگی۔ وہاں کوئی مدد نہیں مل سکے گی۔

6- آیات 43 تا 50 : چھٹے پیراگراف میں مشرکین وکافرین کی دوزخ میں تواضع کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

گنہگاروں کے لیے زقوم کا کھانا ہوگا، آگ ہوگی، کھولتا ہوا پانی ہوگا۔ شک میں مبتلا لوگوں سے کہا جائے گا کہ تم با اقتدار اور باعزت بنے رہے۔ اب عذاب کا مزہ چکھو۔ ﴿اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ﴾

7- آیات 51 تا 57 : ساتویں پیراگراف میں ایمان لانے والے متقین کے لیے انعاماتِ جنت کا وعدہ ہے۔

انہیں باغ، چشمے اور قیمتی لباس اور بڑی آنکھوں والی حوروں سے نوازا جائے گا۔

8- آیات 58 اور 59 : آٹھویں پیراگراف میں، پہلے پیراگراف کی طرح دعوتِ قرآن کا اعادہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کو تسلی اور قریش کے مشرک سرداروں کو ہلاکت کی دھمکی ہے۔

قرآن کو رسول اللہ ﷺ کی زبان میں یاددہانی کے لیے خوبصورت بنایا گیا ہے۔ ان حالات میں آپ ﷺ کو صبر کرنا چاہیے اور مشرکین بھی انتظار کر رہے ہیں۔ بہت جلد اللہ کا فیصلہ آجائے گا۔

مرکزی مضمون

فرعونیت، دنیا پرستی، ﴿عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ﴾، انکارِ دعوتِ قرآن اور انکارِ توحید و آخرت کی سزا، ہلاکتِ دنیا اور دوزخ ہے۔

FLOW CHART | MACRO-STRUCTURE

ترتیبی نقشہ ربط | نظمِ جلی

45- سُوْرَۃُ الجَاثِیَۃ

آیات : 37 ...... مَکِّیَّۃ" ...... پیراگراف : 7
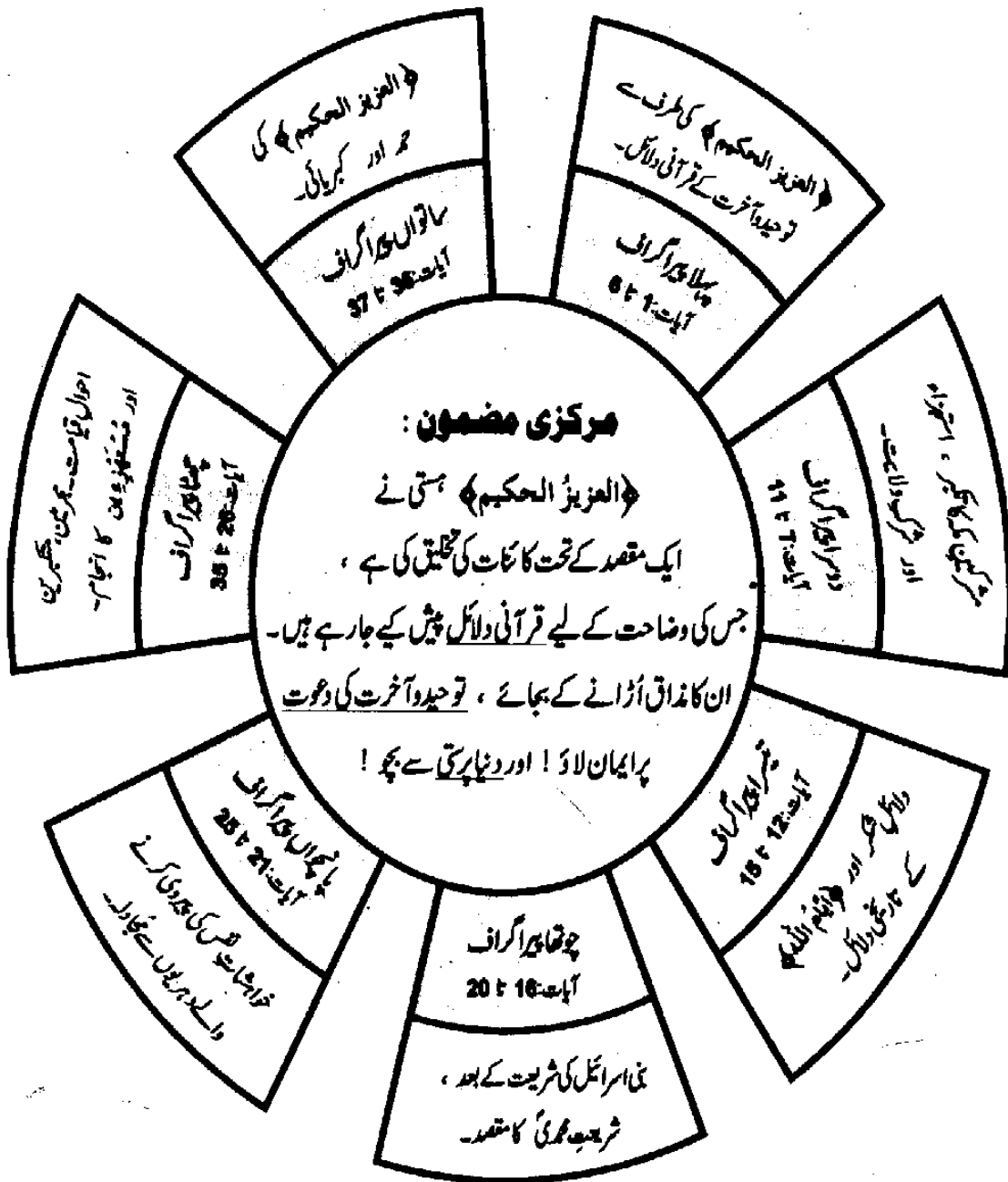
زمانۂ نزول اور پس منظر

سورت ﴿ الجاثیة ﴾ ﴿حٰوامیم ﴾ کے سلسلے کی چھٹی سورت ہے۔سورت ﴿ الجاثیة ﴾ ،قیامِ مکہ کے تیسرے دور میں (6 تا 10 نبوی) سُورۃ الدُّخان کے ساتھ، غالبًا سات (7) نبوی کے دورِ قحط میں نازل ہوئی۔ یہ وہی زمانہ تھا، جب رسول اللہ ﷺ قرآن کی روشنی میں توحید اور آخرت کی عقلی، نقلی، تاریخی، آفاقی اور انفسی دلیلیں پیش کر رہے تھے۔ ان دلیلوں (Evidences) کے لیے اس سورت میں ﴿آیة ﴾ اور ﴿آیات ﴾ کے الفاظ بار بار استعمال کیے گئے ہیں۔اس کے جواب میں مشرکینِ مکہ، مذاق اور استہزاء سے کام لے رہے تھے۔شرکِ ولایت میں مبتلا تھے۔ منکرِ آخرت تھے۔ خواہشاتِ نفس کو خدا بنا کر، تکبر کے عالم میں دنیا پرستی کے مرض میں شدت سے مبتلا تھے۔انہیں سمجھایا گیا ہے کہ وہ قرآنی دلائل کی روشنی میں، مقصدِ تخلیق کائنات کو سمجھ کر ایمان لائیں گے تو فلاح اور عافیت نصیب ہوگی۔

سورۃ الجاثیہ کا کتابی ربط

1۔ پچھلی سورت ﴿ الدُّخان ﴾ میں فرعونیت اور ﴿عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ ﴾ سے روکا گیا تھا، یہاں اس سورت ﴿ الجَاثِيَة ﴾ میں فرعونیت اور ﴿عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ ﴾ کی علت اور وجہ بتائی گئی ہے۔ ﴿ہوائے نفس کی عبادت﴾ اور ﴿ تکبر اور استہزاء ﴾ جیسے منفی فرعونی رویوں کی وجہ سے فرعونیت جنم لیتی ہے۔

﴿أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَـٰهَهُ هَوَىٰهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَٰوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِنۢ بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ﴾ (آیت:23)۔

اہم کلیدی الفاظ و مضامین

1- اس سورت میں دو مرتبہ ، اللہ کی صفات ﴿العزیز الحکیم ﴾ کا استعمال، ابتداء میں اور اختتام پر ہوا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ زمین و آسمان میں اللہ ﴿العزیز الحکیم ﴾ ہی کی ﴿کبریائی﴾ ہے۔(آیات 2 اور 37)۔

2- قرآن کے نزول کا مقصد:

(a) قرآن عزیز و حکیم اللہ کی طرف سے بتدریج ﴿ تنزیلاً ﴾ نازل کیا جا رہا ہے (آیت 2)۔

(b) قرآن ہدایت ہے (آیت 11)۔

(c) قرآن یقین کرنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے اور لوگوں کے لیے ﴿بَصَائِر ﴾ کی حیثیت رکھتا ہے (آیت 20)۔

(d) نزولِ قرآن کا مقصد، بنی اسرائیل کے بگاڑ اور ﴿بغی﴾ کا انسداد ہے (آیات16تا19)۔

-3 تخلیقِ ارض وسما اور قیامت کی عدالت کا ایک خاص مقصد ﴿العزیز الحکیم﴾ کا امتحانِ حسنِ عمل ہے
﴿وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ﴾ (آیت22)۔

-4 اس سورت میں ﴿آیة﴾ اور ﴿آیات﴾ کے الفاظ سے توحید کے کئی دلائل (Evidences) پیش کیے گئے ہیں۔

(a) دلائلِ توحید قدرتِ تخلیقِ ارض وسماء:

﴿اِنَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (آیت:3)۔

(b) انسانی تخلیق کے انفسی دلائلِ توحیدِ قدرت:

﴿وَفِىْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ﴾ (آیت:4)۔

(c) دلائلِ قدرت وآخرت (آیات:5،6،32):

﴿وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ﴾ (آیت:5)۔

﴿تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَىِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ﴾ (آیت:6)۔

(d) دلائلِ توحیدِ ربوبیت (آیات12،13)۔

﴿اَللّٰهُ الَّذِىْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِىَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (آیت:12)۔

﴿وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ (آیت:12)۔

(e) منکرینِ آخرت کے لیے دلائلِ تاریخ ﴿اَيَّامُ اللّٰهِ﴾ ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مجرم منکرین کو سزا دی؟

﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِىَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ (آیت:14)

(f) منکرینِ قیامت کے لیے عقلی دلیلِ آخرت ہے کہ صالح عمل کرنے والوں اور گناہ کمانے والوں کا انجام ایک جیسا نہیں ہوسکتا۔ (آیت:21)

-5 اس سورت میں مشرکینِ مکہ کے خلاف فردِ جرم عائد کی گئی ہے:

(a) اللہ کے علاوہ کوئی ﴿ولی﴾ یعنی سرپرست اور کارساز قیامت کے دن مشرکین کو بچا نہیں سکے گا، جب کہ اللہ تعالیٰ

متقین کا ﴿ولی﴾ ہوگا۔ (آیات: 10، 19) مشرکین کا 'عقیدۂ ولایت' باطل ہے۔

(b) مشرکینِ مکہ دعوتِ توحید کے باجود، آیاتِ الٰہی کے بارے میں تکبر کا مظاہرہ کررہے ہیں (آیات: 8 اور 31)

(c) مشرکینِ مکہ آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور اس پر شکوک وشبہات کا اظہار کرتے ہیں (آیت: 32)

(d) مشرکینِ مکہ آخرت کے سلسلہ میں یہ باطل حجت پیش کرتے ہیں کہ ہمارے مرے ہوئے آباء واجداد کو زندہ کرکے دکھاؤ!

(e) مشرکینِ مکہ ﴿لقاء﴾ یعنی ملاقاتِ آخرت سے غافل ہیں، جس کی وجہ سے وہ داخلِ جہنم ہوں گے (آیت: 34)

(f) مشرکینِ مکہ نے اپنی خواہشاتِ نفس کو ﴿الٰہ﴾ بنالیا ہے اور وہ اس خدا کی پیروی کررہے ہیں۔ (آیت: 23)

(g) مشرکین مکہ خالص دنیاپرست اور دہریے ہیں، ان کی زبان پر ﴿وَمَا يُهْلِكُنَآ إِلَّا ٱلدَّهْرُ﴾ کی رٹ ہے اور یہ دنیا کی زندگی کا دھوکہ کھائے ہوئے ہیں۔ (آیات: 24 اور 35)

(h) مشرکینِ مکہ کو صاف بتادیا گیا کہ روزِ قیامت سب لوگ اللہ کے سامنے گھٹنے ٹیکے ہوئے ہوں گے ﴿وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً﴾ (آیت: 28)۔ ﴿جَاثِيَة﴾ اسمِ فاعل مؤنث ہے۔ اس کا لفظی مطلب گھٹنے ٹیکنے والی ہے۔

سورۃُ الجاثِیَۃ کا نظمِ جلی

سورت الجاثِیَۃ سات (7) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 6: پہلے پیراگراف میں ﴿العَزِيزِ الحَكِيم﴾ اللہ کی طرف سے توحید وآخرت کے قرآنی دلائل پیش کیے گئے ہیں اور مشرکینِ مکہ کی ضد اور ہٹ دھرمی کی طرف اشارہ ہے۔

2- آیات 7 تا 11: دوسرے پیراگراف میں مشرکینِ مکہ کی ہٹ دھرمی کی تفصیل یعنی ان کے تکبر، استہزاء اور شرکِ ولایت کا ذکر ہے کہ وہ ﴿غیر اللہ﴾ کو کارساز اور سرپرست یعنی ﴿ولی﴾ تسلیم کیا کرتے تھے۔

3- آیات 12 تا 15: تیسرے پیراگراف میں ان ناشکروں کے لیے دلائلِ شکر ہیں اور ان باغیوں کو ﴿أَيَّامَ اللَّهِ﴾ کے تاریخی دلائل سے ڈرایا گیا ہے۔

4- آیات 16 تا 20 :چوتھے پیراگراف میں بنی اسرائیل کی شریعت کے بعد، شریعتِ محمدیؐ کے نزول کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔

بنی اسرائیل، قریش کی طرح باہمی استحصال Mutual Exploitation ﴿بَغْيًا بَيْنَهُمْ﴾ اور ایک دوسرے پر دست درازی کے مجرم ہوگئے تھے۔ ﴿ثُمَّ جَعَلْنَٰكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ ٱلْأَمْرِ فَٱتَّبِعْهَا وَلَا

تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾(آیت:18)

5- آیات 21 تا 25 : پانچویں پیراگراف میں، انکار، تکبر اور ہٹ دھرمی کی اصل علّت بیان کی گئی ہے۔

یہ منکرینِ آخرت، متاعِ دنیا پر فریفتہ ہو کر اور اپنے نفس کو ﴿الٰہ﴾ مان کر، خواہشاتِ نفس کی پیروی کر رہے ہیں۔ چنانچہ یہاں ان دہریوں سے مجادلہ کیا گیا ہے۔

انہوں نے خواہشات کو اپنا خدا بنا لیا ہے۔ ﴿ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰهُ ﴾(آیت:23)

یہ کہتے ہیں کہ ہمیں زمانہ ہلاک کرتا ہے۔ ﴿ وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ﴾(آیت:24)

ان کی غلط فہمی دور کی گئی کہ ان کا انجام نیک مسلمانوں کی طرح ہوگا۔ ﴿اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴾ (آیت:21)

6- آیات 26 تا 35 : چھٹے پیراگراف میں، احوالِ قیامت بیان کر کے، مجرمین، متکبرین اور ﴿مُسْتَهْزِئِيْن﴾ کا انجام دکھایا گیا ہے

7- آیات 36 تا 37: ساتویں پیراگراف میں ، پہلے پیراگراف کی طرح اللہ کی دو صفات ﴿ العزیز الحکیم ﴾ کا ذکر کر کے اس کی حمد اور کبریائی کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس کی توحید ہی برحق ہے۔

مرکزی مضمون

﴿العَزِيزُ الحَكِيم﴾ ہستی نے ایک خاص مقصد کے تحت کائنات کی تخلیق کی ہے، جس کی وضاحت کے لیے قرآنی دلائل پیش کیے جا رہے ہیں۔ ان کا مذاق اُڑانے کے بجائے ، توحید و آخرت کی دعوت پر ایمان لا کر دہریت اور دنیا پرستی سے بچنا چاہیے۔